REGD No 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳-۵۰ روپے
ممالک غیر
۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۱۰ | ۲۳ نبوت ۱۳۴۰ھ ش ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ ۲۳ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ نومبر بوقت ۸ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الحاج اللہ فضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

کل حضور کو اعصابی ضعف کی ہلکی تکلیف رہی گو پرسوں کی نسبت کچھ فرق تھا۔
کل بھی حضور بعد نماز عصر کار پر سیر کے لئے باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں قریباً نصف گھنٹہ تک کرسی پر رونق افروز ہو کر حاضرین سے مختلف امور کے متعلق گفتگو فرماتے رہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد شفایاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ نومبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ مع بیگم صاحبہ و سب سے چھوٹی صاحبزادی کے کل ڈیڑھ بجے بعد دوپہر بذریعہ کار امرتسر سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ سب افراد خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرزا صاحب کی تصانیف کے مطالعہ میں انہیں ختم رسالت کا اقرار کرنے والا اور صحیح معنے میں عاشق رسول پایا

میں بے شک یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اس وقت احمدیوں سے زیادہ باعمل و منظم جماعت کوئی دوسری نہیں

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ کے احمدیہ جماعت کے بارہ میں تازہ تاثرات

> "میرا مسلک مذہب کے بارہ میں"
> یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ قطعاً مسلمان ہے اور کسی کو اسے غیر مسلم یا کافر کہنے کا حق نہیں پہونچتا کیونکہ ہر مسلمان خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو کم از کم وحدانیت و رسالت و رسول کا ضرور قائل ہے اور اسلام نام صرف اسی عقیدہ کا ہے۔" (نیاز فتحپوری)

بھارت کے مایۂ ناز ادیب و نقاد علامہ نیاز فتحپوری احمدیہ جماعت کے متعلق چند بار پہلے بھی محققانہ نوٹ لکھ چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں موصوف کے تازہ تاثرات ان کے مؤقر رسالہ نگار بابت ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں مقالہ افتتاحیہ کے طور پر شائع ہوئے ہیں جو افادہ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

"پچھلے دو تین سال کے اندر مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق میں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس پر بعض اخبار مثلاً چٹان لاہور اور بعض دوسرے پاکستانی جرائد نے جو رائے زنی کی ہے اس کو دیکھ کر بعض حضرات کو یہ سمجھنے کا موقع ملا ہے کہ میں احمدی ہوگیا ہوں یا یہ مائل بہ احمدیت ہوں۔ خیر عوام کو تو میں کچھ نہیں کہتا، لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے چٹان جیسے مؤقر اخبارات پر کہ وہ اب تک نہ سمجھ سکے اور میرا نقطۂ نظر۔

میں نے اس وقت تک جو کچھ لکھا ہے وہ صرف مرزا غلام احمد صاحب کی ذات تک محدود ہے۔ ان کے عقائد سے میں نے کوئی بحث نہیں کی اور نہ اس کی ضرورت محسوس کرتا ہوں، کیونکہ جس حد تک مابعد الطبیعیاتی عقائد کا تعلق ہے انکے پیش نظر میرے مسلمان ہونے ہی میں شک ہے چہ جائیکہ میرا احمدی ہو جانا۔ وہ تو اسی منزل سے کہ اگر میں اپنے ضمیر کے خلاف ان تمام عقائد کو تسلیم کرلوں تو بھی میرے لئے وہاں کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ احمدیت نصف سے زیادہ عمل و اخلاق کی گرمجوشی کا نام ہے۔ اور یہاں یہ پارہ صفر سے بھی کئی درجے نیچے ہے۔

احمدی جماعت کے حالات پر غور کرنے کی تحریک سب سے پہلے مجھ میں اب سے چند سال قبل پیدا ہوئی جب پاکستان کی مسلم اکثریت نے احمدی جماعت کو کافر قرار دے کر اُنکے خلاف ہنگامۂ قتل و خونریزی برپا کیا تھا۔ اس سلسلہ میں مجھ کو سب سے زیادہ تکلیف اس بات پر ہوئی کہ اگر احمدی جماعت کو کافر تسلیم کر لیا جائے تو بھی ان کو قتل و ذبح کرنا کہاں کا اسلام اور شیوۂ مردانگی تھا۔ اس کے بعد جب میں نے جاننا چاہا کہ پاکستان کے علماء اور زبان احرار کیوں احمدیوں کو کافر کہتے ہیں تو تحقیق و مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ان کا سب سے بڑا الزام احمدیوں پر یہ ہے کہ وہ رسول اللہ کو خاتم الرسل تسلیم نہیں کرتے۔ یہ جان کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی، کیونکہ اگر یہ صحیح ہو تو بھی کسی کو کیا حق پہونچتا ہے کہ اس جرم میں انہیں دار پر چڑھائے جبکہ پاکستان کی غیر مسلم لاکھوں آبادی رسول اللہ کو رسول ہی تسلیم نہیں کرتی چہ جائیکہ انہیں خاتم الرسل سمجھنا۔ اور ان کو گردن زدنی نہیں سمجھا جاتا۔ اس سلسلہ میں مجھے احمدی جماعت کے لٹریچر دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور میں نے جب مرزا صاحب کی تصانیف کا مطالعہ شروع کیا تو میں اور زیادہ حیران ہوا کیونکہ مجھے ان کی کوئی تحریر ایسی نہیں ملی جس سے اس الزام کی تصدیق ہو سکتی۔ بلکہ اس کے خلاف ایسے میں نے ان کو ختم رسالت کا اقرار کرنے والا اور صحیح معنے میں عاشق رسول پایا۔ اسی کے ساتھ ہی میں نے مرزا صاحب کی زندگی کا مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ یقیناً بڑے مخلص بڑے باعمل بڑے عزم و ہمت والے انسان تھے اور انہوں نے مذہب کی صحیح روح کو سمجھ کر اسلام کی وہی عملی تعلیم پیش کی جو عہد نبوی و خلفائے راشدین کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔ میں نے ان کے مخالفین کی بھی تحریریں پڑھیں، جن میں مرزا صاحب کو کافر، ملعون اور مکار و غدار کہا گیا ہے۔ لیکن میں نے ان تحریروں میں مطلقاً کوئی وزن نہیں پایا۔

مرزا صاحب کے خلاف دوسرا الزام یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو مہدی موعود اور مثیل مسیح کہتے ہیں، سو اس کو میں نے کبھی قابل توجہ نہیں سمجھا کیونکہ میں سرے سے ان روایات کا قائل ہی نہیں، تاہم مرزا صاحب کے حالات زندگی کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر ضرور پہنچا کہ وہ روایات متداولہ کی بنا پر واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود یا مثیل مسیح سمجھتے تھے۔ اور اگر ایسا سمجھنے اور سمجھانے کے بعد انہوں نے ایک باعمل جماعت مسلمانوں میں پیدا کر دی تو اسکے خلاف مجھے اعتراض ہو تو ہو لیکن ان لوگوں کو کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں جو خود مہدی موعود اور مثیل مسیح کے ظہور کی پیشگوئیوں کو صحیح سمجھتے ہیں۔

میرا مسلک مذہب کے باب میں یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ قطعاً مسلمان ہے اور کسی کو اسے غیر مسلم یا کافر کہنے کا حق نہیں پہونچتا۔ کیونکہ ہر مسلمان خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو کم از کم وحدانیت و رسالت کا ضرور قائل ہے۔ اور اسلام نام صرف اسی عقیدہ کا ہے۔ اس کے بعد فروعی مسائل میں کا اختلاف کوئی ایسا اختلاف نہیں جس کی بنا پر جماعت کو اسلام سے خارج کر دیا جائے۔

جس حد تک فروعی عقائد کا تعلق ہے مجھے شیعی، سنی، خارجی، احمدی، اہل قرآن، اہلحدیث، مقلدین و غیر مقلدین سب سے اختلاف ہے کسی سے کم کسی سے زیادہ۔ لیکن میں ان سب کو مسلمان اور بحیثیت اجتماعی کا فرد سمجھتا ہوں۔ ہاں اس سے ہٹ کر جب سوال ترجیح و تفوق کا سامنے آتا ہے تو میں بے شک یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اس وقت احمدیوں سے زیادہ باعمل و منظم جماعت کوئی دوسری نہیں۔" اور جب تک ان کی یہ تنظیم قائم ہے میں ان کو سب سے بہتر مسلمان کہتا رہوں گا۔ خواہ اپنی نااہلی، کم ہمتی، بے عملی یا بوجہ خود غلط عقل بندی کی بنا پر میں کبھی ان میں شامل نہ ہو سکوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ احمدی جماعت فرشتوں کی جماعت ہے، اور وہ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ اگر کوئی دوسری جماعتوں میں فی ہزار کوئی ایک سچا مسلمان ملے گا تو ان میں ۵۰ فیصدی ایسے افراد مل جائیں گے جو ایمان بیت اور بلندی اخلاق کے لحاظ سے واقعی مسلمان کہے جا سکتے ہیں۔ پھر جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس جماعت کی یہ جمعیت و تنظیم نتیجہ ہے صرف مرزا صاحب کی بلند شخصیت کا تو پھر مجھے مہدی موعود سے بھی زیادہ اونچے نظر آتے ہیں کیونکہ اول تو ظہور مہدی کا عقیدہ ہی سرے سے بے معنی سی بات ہے۔ لیکن اگر کبھی وہ تشریف بھی لائے تو شاید اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ جو مرزا صاحب نے کر دکھایا۔"

(رسالہ نگار بابت ماہ نومبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ امسال بھی ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا جملہ امراء صاحبان مبلغین کرام اس روحانی اجتماع میں شمولیت کے لئے احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں میں تحریک فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان تشریف لا کر اس روحانی اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۱ء

جلسہ پر ضرور تشریف لائیں

[illegible] تبلیغ کے متواتر اعلان سے احباب اس بات سے واقف و آگاہ ہو چکے ہیں کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستر واں سالانہ جلسہ حسب سابق بتاریخ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ یہ ایسا بابرکت اجتماع ہے جو سال کے بعد آتا ہے جس کے انفرادی اور جماعتی فوائد اس طرح پر منصہ شہود پر آ چکے ہیں کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی اس کے معترف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جوں جوں یہ بابرکت دن قریب سے قریب تر آتے چلے جاتے ہیں۔ ایک احمدی کے دل میں اپنے روحانی مرکز کی طرف عجیب قسم کی کشش کے جذبات ابھرنے لگتے ہیں۔ ایک احمدی ملک کے خواہ کسی قدر دور دراز حصہ میں مقیم ہو۔ جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع کا تصور کرتے ہی غیر ارادی طور پر اس کا دل مرکز سلسلہ میں پہنچنے کے لئے بیقرار ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد خواہ غیر معمولی اشغال کی مجبوری اور دیگر حالات کی ناسازگاری کے باعث حاضر ہونے سے قاصر ہو لیکن کم سے کم یہ تمنا اور آرزو تو اس کے اندر ایک نیا جذبہ احساس پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس سے اندازہ کیجئے اس شخص کے ازدیادِ ایمان کی حالت کا جو بعض قسم کی مجبوریوں اور معذوریوں پر غالب آتے ہوئے اور ایک گونہ ایسے موانع کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرکز میں پہونچ جاتا ہے!!

جب جماعت احمدیہ کی بنیاد ہی ایسے تازہ اور زندہ ایمان پر رکھی گئی ہے جس کا لازمی نتیجہ ہر احمدی کی نیک اور پاکیزہ زندگی کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ ہر احمدی کی یہ دلی خواہش ہو کہ وہ ہر ایسے موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا جس سے اس کے کمزور ایمان کی آبیاری اور زندہ ایمان میں پختگی کے سامان ہوں۔ اور یہ بات تو اپنے اندر ایک ناقابل تردید حقیقت رکھتی ہے کہ مقدس مقامات کی زیارت اور صالح افراد کی صحبت اس مقصد کو قریب سے قریب تر کر دیتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اس سالانہ اجتماع میں یہ دونوں امور بوجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت امام الزمان علیہ التحیہ والسلام نے اس اجتماع میں حاضر ہونے والوں کے حق میں جو دردبھری دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے اثرات و افضال ستر سال کے لمبے عرصہ سے برابر مشاہدہ میں آ رہے ہیں۔ ان حالات میں کون احمدی ہے جو اس میں شمولیت کو اپنے لئے خوش نصیبی کا باعث قرار نہ دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے کی تحریک فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لائیں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔"

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

اس کے بعد اس بابرکت جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے جن الفاظ میں حضور نے دعا فرمائی ہے وہ اور بھی روح پرور ہیں حضور فرماتے ہیں:-

"بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

یہ تو تھی عمومی صورت حال جس کے پیش نظر ان مبارک ایام میں ہر احمدی اپنے محبوب مرکز میں ایمان کو صیقل کرنے اور خدا تعالیٰ کی آیات بینات کے مشاہدہ سے ازدیادِ ایمان کے سامان فراہم کرنے کی طرف توجہ [illegible] ہے۔ لیکن اس جگہ ہمارا روئے سخن خصوصیت سے اپنے ہندوستانی احباب کی طرف ہے۔ کیونکہ اس وقت کے بدلے ہوئے بین الملکی حالات کے باعث سارہ دنیا کے احمدی اپنے اصلی مرکز میں جمع ہونے سے کسی حد تک معذور اور قاصر ہیں۔ لیکن ہندوستان میں بسنے والے احمدی احباب کو یہ شرف اور سہولت حاصل ہے کہ وہ بلا روک ٹوک مرکز سلسلہ میں پہنچ کر اس کی برکات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جماعت کے ایک حصہ کی عملی حاضری سے جبری محرومی ہندوستانی احباب پر ایک بہت بڑا فرض عائد کرتی ہے کہ وہ اپنی خصوصی حاضری کے ساتھ اس کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کی کوشش کریں۔ گو یہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنے میں کچھ غیر معمولی قربانی اور اپنے تئیں مشقت اور تکلیف میں ڈالنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن سچی محبت ایسی تمام روکوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتی ایسے موقعہ پر ضرورت صرف عزم اور ہمت کی ہوتی ہے جس طرح کہتے ہیں کہ اذا صدق العزم وضح السبیل کہ جب ایک شخص کسی بات کا عزم کرے۔ تو اس کے پورے کرنے کے لئے رستہ خود بخود نکل آتا ہے۔ لامحالہ ایسے انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی عنایات خود سہولت اور آسانی کے حالات پیدا کر دیتی ہیں۔

جہاں تک اس بابرکت اجتماع کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے ان میں سے بعض کی طرف تو اوپر ہی اشارہ ہو چکا ہے اور بعض دیگر بڑے بڑے مقاصد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے مبارک الفاظ میں بارہا جماعت کے نوٹس میں آ چکے ہیں۔ مناسب ہے کہ ان جمیع اغراض و مقاصد کو زیر نظر رکھا جائے۔ اور ان کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھایا جائے۔ آج کے دن سے قادیان کے جلسہ کے انعقاد میں صرف تین ہفتے باقی ہیں۔ مگر اس مدت کا پہلا ہفتہ تو اس پرچہ کے احباب تک پہنچنے میں صرف ہو جائے گا۔ اور جو دوست جلسہ میں شمولیت کا فیصلہ کریں۔ اور اس مبارک سفر کے لئے تیار ہو جائیں وہ لازماً جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے ایک ہفتہ پیشتر ہی اپنے گھروں سے روانہ ہو جائیں گے تا بروقت پہنچ سکیں۔ اس لحاظ سے صرف ایک ہفتہ ہی باقی رہ جاتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ احباب کرام کو جلسہ میں شمولیت کے لئے فیصلہ کر کے اس کے مناسب حال تیاری کو مکمل کر لینے کی ضرورت ہے۔ یہ وقت انتہائی قلیل ہے تاہم احباب کو بڑی [illegible] اور سرعت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی خاطر سفر کرنے والوں کے حق میں جو دردمندانہ دعائیں فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آنے والے دوستوں کے حق میں انہیں قبول فرمائے اور ان برکات سے وافر حصہ دے جو اس بابرکت اجتماع سے وابستہ ہیں۔ آمین

ایک نیک اور عمدہ مثال

تحریک جدید کے نئے سال ۲۸ کا اعلان ہوتے ہی محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ نے اپنی طرف سے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے -/۱۱۳۰۰ گیارہ ہزار تین سو روپے کے مخلصانہ وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ تحریک جدید کے سترھویں اشارہ دیکھ کر کون مخلص احمدی ہے جو استطاعت رکھتے ہوئے بھی مالی قربانی کے جہاد میں پیچھے رہ جائے۔ محترم سیٹھ صاحب موصوف نے -/۴۰۰۰ کا وعدہ بھجوا کر بھارت کے مجاہدین تحریک جدید میں ایک قابل تقلید مثال پیش کی ہے۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے -/۲۷۷۸ روپیہ کا وعدہ بھجوا کر بھارت کی مخلص احمدی خواتین میں ایک قابل تقلید مثال پیش کی ہے۔ اور سیٹھ صاحب موصوف کے تینوں بیٹوں نے ایک ایک ہزار کے وعدے پیش کر کے جماعت کے نوجوانوں کے اخلاص کو ابھارا ہے۔ اور ان کی بیٹیوں نے جو کہ اب تک تحریک جدید میں حصہ نہ لے سکی تھیں دفتر دوم کے اٹھارہ سال کا یکمشت وعدہ -/۲۶۱ - -/۲۶۱ بھجوا کر ناصرات میں عمدہ مثال قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا

خدّام کے نام روح پرور پیغام

ماہ جولائی ۱۹۶۱ء کے اواخر گوجرانوالہ (پاکستان) میں لاہور ڈویژن کے خدام کی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے منتظمین کی درخواست پر ازراہِ شفقت جو روح پرور پیغام ارسال فرمایا افادۂ احباب کی خاطر ماہنامہ خالد ربوہ سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ سیدہ ممدوحہ نے جس اہم بات کی طرف نوجوانانِ احمدیت کو توجہ دلائی ہے امید ہے کہ ہر جگہ احباب اس پر خصوصی نگاہ رکھیں گے۔ اور ان ہدایات کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں گے ——— (ادارہ)

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ——— بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صل علیٰ محمد وبارک وسلم

میں نے بہت چھوٹی عمر سے آج تک جو سنا، دیکھا اور نتیجہ سامنے آیا وہ یہ کہ معترضین کبھی پھولے نہ پھلے۔ خود بھی ڈوبے اور بہت کمزور طبائع کو ساتھ لے ڈوبے۔ سوائے عزیز خدام! غور سے سنو کہ اس کیڑے کو دل و دماغ اور زبان میں پلنے نہ دو۔ پیس ڈالو، فنا کر دو، اگر اپنی روحانی بقا درکار ہے۔ دلوں کو صاف کرو۔ بدگمانی تباہ کن بیماری ہے! اعتراض اسی پیدا شدہ کیڑے ہیں جو پھیل کر قوموں کی جڑیں کھوکھلی کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔

احمدیت کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہوگا۔ بہت دینی و روحانی ترقیاں بھی ہوں گی اور دنیوی بھی۔ مگر خدا نہ کرے کہ آپ لوگ ان میں ہو جائیں، جن کی زبان کے بے احتیاط وار نے ان کو گندی جڑی بوٹی کی مانند کانٹ چھانٹ کر اس باغ سے دور پھینک دیا ہو۔ خدا کے کام ہوتے رہیں گے اور ہوں گے۔ مگر اس کے فضلوں کے وارث، اس کا کام بننے کا دنیوی ذریعہ کیوں نہ ہم اور ہماری اولادیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کہ ہمارے گناہ ہم کو پیچھے ہٹا دیں اور ہمارا خدا اوروں کو اپنی خدمت کے لئے چن لے۔

معترض اپنی زبان بدگمانی یا بعض اوقات محض عادتاً کھولتا ہے کہ فلاں صاحب کے انتظام میں یہ نقص ہے۔ فلاں ناظر ایسا، فلاں امیر ویسا، جماعت میں یہ کمزوری اور وہ کمزوری، مگر نہیں سوچتا کہ یہ زہر سننے والوں کو بہت دور لے جا سکتا ہے۔ ان کا ایمان خراب کر سکتا ہے۔ ان کے دور ہوتے ہوتے بالکل دور ہو جانے کا امکان ہے۔ پس وہ خود ہی گنہگار نہیں ہوتا بلکہ بہتوں کی تباہی کا ذمہ وار ہے۔ ڈریں اور ڈر کر ہی ہمیشہ زبان کھولیں۔ نیک ظن رکھیں۔ نیک بات کی تشہیر کریں۔ جتنی بھی کرنے کو دل چاہے۔ مگر اس بلا سے اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو بچالیں ——— اگر کوئی اعتراض پیدا ہو تو استغفار کریں، لاحول پڑھیں۔ اور حسب ضرورت سوچ سمجھ کر طریق احسن اور نیک نیتی سے، کسی ذمہ وار ہستی سے باتیں کریں۔ تاکہ اگر آپ حق پر ہیں تو اس کا تدارک ہو سکے یا آپ کا شبہ دور کر دیا جائے۔

جو غیر ذمہ دار لوگوں کے سامنے اعتراض کی باتیں کرتا ہے۔ خوب سمجھ لیں کہ وہ نیک نیت ہرگز نہیں۔ اس کا مقصد صرف فتنہ پھیلانا ہے۔

خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قلوبِ صافی بخشے۔ آپ نیک نمونے بنیں۔ آج خدام ہیں اور کل آپ انصار ہوں گے۔ اس وقت آپ نوجوانوں کے لئے ایسا نمونہ ہوں کہ جس کا گزشتہ ریکارڈ اور عمل قابل تقلید ہو۔ آمین۔

مبارکہ ———

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۱۸ کو زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نزیل قادیان مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ عہد دہرایا گیا اور نظم پڑھی گئی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے "سابقہ کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیاں" کے موضوع پر کی۔ جس میں انہوں نے ہندو مت کی مقدس کتب تورات اور انجیل سے بھی بعض پیشگوئیاں بیان کر کے ان کی وضاحت کی۔ دوسری تقریر عبد اللطیف صاحب ملکانہ کی تھی۔ آپ کا موضوع تھا مخالفین کے منصوبوں کی ناکامیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں۔ جسے موصوف نے اچھے رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کی۔

آخر میں صاحب صدر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہمیں اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جس بات کو پیش کر رہے ہوں اس پر عبور اور پورا وثوق حاصل ہونا چاہیئے۔ تاکہ سامعین صحیح رنگ میں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس ضمن میں انہوں نے بھی ہندو مت کی کتب سے بعض پیشگوئیوں کو بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ ہندو ان پیشگوئیوں پر غور کریں تو ان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت واضح ہو جاتی ہے البتہ پیشگوئیوں میں بعض باتیں تشریح طلب ہوتی ہیں۔ جن کی وضاحت نہایت ضروری

تبصرہ

ماہنامہ خالد ربوہ کا "تربیتی کلاس نمبر"

دار الہجرۃ ربوہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام عرصہ سات سال سے ایک مفید رسالہ "خالد" نام سے جاری ہے۔ جس میں جماعت کے نوجوانوں کی دینی تربیتی اور علمی راہنمائی کے لئے مفید مضامین شائع ہوتے ہیں ———

تفقہ فی الدین اور خدمت دین کے اعتبار سے مجالس کی رفتار ترقی کا علم اُن جامع رپورٹوں سے ہوتا ہے جو اس میں شائع ہوتی ہیں۔ جماعت کے نوجوانوں کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں یہ رسالہ بفضلہ تعالیٰ قابل قدر خدمت بجا لا رہا ہے۔ اس وقت اس کی ادارت کے فرائض سلسلہ کے ہونہار قابل نوجوان مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد بڑی خوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ رسالہ کا ہر پرچہ ان کی محنت اور دلچسپی پر شاہد ناطق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ اس وقت ہمارے سامنے اس قیمتی رسالہ کا ایک خاص نمبر ہے ماہ جولائی ۱۹۶۱ء کے اواخر میں لاہور ڈویژن کے خدام کی تربیتی کلاس کا اہتمام گوجرانوالہ شہر میں کیا گیا۔ یہ پرچہ اسی تربیتی کلاس کی تفصیلی رپورٹ پر مشتمل ہے۔

——— اس کلاس میں سلسلہ کے جن جید علماء نے خدام سے خطاب فرمائے اور اپنے قیمتی مقالات پڑھے وہ تفصیلی طور پر شریک اشاعت ہیں۔ ڈیڑھ سو صفحہ کے اس ضخیم رسالہ کی ابتداء میں اس کلاس سے متعلق متعدد فوٹو ہیں جو اس موقعہ پر خدام کے متعدد اجتماعی مشاغل کے دلکش مناظر پیش کرتے ہیں ——— اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے روح پرور پیغامات درج ہیں۔ اسی طرح تربیتی کلاس کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ جناب معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم قائد صاحب ضلع گوجرانوالہ نے جو ایمان پرور خطاب فرمائے وہ دوسرے نمبر پر درج ہیں۔

روحانی، تربیتی اور اصلاحی امور پر مشتمل بلند پایہ مقالات وہ خاص حصہ ہے۔ جس نے رسالہ کی قدر و قیمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں ——— اس حصہ کے مضامین ایک سے بڑھ کر اور بڑے ہی مفید قابل قدر اور لائق مطالعہ ہیں ——— چونکہ ان مضامین میں تقاضائے وقت کے ضروری مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے اس لئے ہمارے خیال میں مناسب ہے کہ خدام کی جملہ مجالس اپنے ماہانہ اجلاسوں میں ان مضامین کے سنانے اور پھر ان کو یاد کرانے کا اہتمام کریں۔

اس کے علاوہ اہم علمی مسائل پر علماء کرام کی جو بصیرت افروز تقاریر ہیں۔ وہ بھی اپنے افادی پہلو کے پیشِ نظر کسی صورت میں کم اہمیت کی حامل نہیں۔ اس ضمن میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کا آئمہ فقہ پر فاضلانہ مضمون اور مکرم نصیر احمد صاحب ناصر کا حقیقۃ النبوۃ کے عنوان سے جامع مضمون خاص طور پر قابل مطالعہ ہیں جن میں عام فہم طریق پر جملہ ضروری امور پر جامع روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسی پرچہ میں پاکستان کے دیگر مقامات میں منعقدہ تربیتی کلاسز و اجتماعات کے علاوہ خاص طور پر خدام الاحمدیہ ماریشس کے شاندار تربیتی کیمپ و اجتماع کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹ شامل ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کی روحانی لذت اور قلبی سرور حاصل ہوتا ہے۔

غرضیکہ رسالہ خالد کا یہ خاص نمبر اپنی گوناں گوں خوبیوں کے باعث اس قابل ہے۔ کہ جماعت کے تمام احباب اور خاص طور پر نوجوانانِ احمدیت اس کا مطالعہ کریں اور اپنے علم و عرفان میں اضافہ کریں۔ اس خاص نمبر کی قیمت دو روپیہ ہے۔ ویسے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ ہے۔

ہندوستانی احباب مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش قادیان کے نام اپنا چندہ بھیج کر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔

ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں یوم التبلیغ

جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے مورخہ ۵ر نومبر بروز اتوار یوم التبلیغ منایا۔ احباب جماعت کو سات گروپوں میں تبلیغ کے لئے تقسیم کیا گیا۔ اور ہر گروپ کو حلقہ بنا دیا گیا۔ اور ان گروپوں کے انچارج مندرجہ ذیل دوستوں کو مقرر کیا گیا۔ مکرم محمد خواجہ صاحب غوری مکرم عبد اللطیف صاحب۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ مکرم میر محمد محسن صاحب۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل۔ مکرم رفعت اللہ صاحب غوری۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب۔ مختلف احباب کو انفرادی طور پر تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اسی طرح صبح سے شام تک اور بعض گروپ دو روز تک مصروف تبلیغ رہے۔ اور انہوں نے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام افراد کو زیادہ سے زیادہ تبلیغی فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ جمشید پور

۵ر نومبر بروز اتوار یوم التبلیغ شاندار طریقہ سے منایا گیا۔

جماعت کو تین حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ہر امیر حلقہ کے زیر چند کتب اور ٹریکٹ برائے تقسیم دیدیئے گئے چنانچہ سب صبح ساڑھے آٹھ بجے اپنے اپنے حلقہ کے زیر تبلیغ دوستوں کے پاس وفد کی صورت میں پہنچے اور تبادلۂ خیالات کے ساتھ ساتھ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ نیز کلب اور گرجا میں بھی اشتہارات تقسیم کئے گئے ہمارا تبلیغی پروگرام شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج عطا فرماوے۔ آمین

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمشید پور

جماعت احمدیہ شموگہ

۵ر نومبر بروز اتوار یوم تبلیغ منایا گیا۔ اور اس کے لئے پروگرام یہ طے پایا کہ دن کو تبلیغ بذریعہ وفود کی جائے۔ اور رات کو بعد نماز مغرب جلسہ کیا جائے جماعت کے انصار۔ خدام اور اطفال کے آٹھ وفد بنائے گئے۔ مکرم وائس پریذیڈنٹ صاحب نے بعد اجتماعی دعا سب کو مناسب لٹریچر اور ضروری ہدایات دے کر تبلیغ کے لئے روانہ کیا شہر کے ہر معزز طبقہ میں سے تقریباً سو منتخب افراد سے مل کر پیغام حق پہنچایا۔ اور مطالعہ کے لئے مناسب لٹریچر دیا گیا۔

نماز مغرب کے بعد نہرو بلڈنگ میں مکرم وائس پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ لاؤڈ سپیکر کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

مکرم سید مدار صاحب وائس پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نے تقریر فرمائی اور ان کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ نے صداقت احمدیت پر غور کرنے اور وقت کے رہنما کو شناخت کر کے خداتعالےٰ کی قائم کردہ جماعت میں شمولیت کی نہایت مؤثر انداز سے دعوت دی۔ اجواز[؟] صاحب صدر نے دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شموگہ

جماعت احمدیہ ہبلی

جماعت احمدیہ ہبلی نے مقامی حالات کے پیش نظر ۵ر نومبر کی بجائے ۹ر نومبر بروز جمعرات کے دن یوم التبلیغ منایا گیا پروگرام کے مطابق احباب جماعت نو بجے دار التبلیغ میں جمع ہوئے۔ بعد دعا احباب کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر گروپ کو مختلف لٹریچر دیا گیا اپنا پیغام حق پہنچانے کے بعد خداتعالےٰ کے فضل سے تمام احباب جماعت شام کو واپس آ گئے۔ الحمد للہ

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ہبلی

جماعت احمدیہ لکھنؤ

جماعت احمدیہ لکھنؤ نے ۹ر نومبر کو یوم التبلیغ منایا تھا اور بعد دعا کے مختلف دوستوں کو مختلف حلقوں میں ذریعہ تبلیغ کے لئے بھجوایا گیا اور سب کو مناسب لٹریچر بھی دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ پروگرام اچھا رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جماعت لکھنؤ

کٹک

جماعت احمدیہ کٹک کی طرف ۵ر نومبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اور دوستوں کو مناسب لٹریچر دے کر برائے تبلیغ روانہ کیا گیا۔ مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے معزز سکھ صاحب کی خدمت میں کتاب (چشمۂ مسیحی[؟]) پیش کی ان حضرات نے اسے بہت پسند کیا۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کٹک

جماعت احمدیہ سری پارہ

جماعت احمدیہ سری پارہ کی طرف سے ۵ر نومبر یوم التبلیغ منایا گیا۔ اور رات کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور دوستوں میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سری پارہ

موسیٰ بنی مائینز

جماعت کی طرف ۵ر نومبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ کچھ دوست پیدل اور کچھ سائیکلوں پر تبلیغ کیلئے روانہ ہوئے۔ اور موسیٰ بنی مائینز سے سات میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں تھا۔ جہاں پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از روئے قرآن و احادیث پیش کی۔ اور انہوں نے ہماری باتوں کو بڑی سنجیدگی سے سُنا۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین۔

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ موسیٰ بنی مائینز

بھرت پور

جماعت احمدیہ بھرت پور کی طرف سے ۵ر نومبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ احباب جماعت نے بڑے جوش اخلاص کے ساتھ یہ دن تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ بھرت پور کے چاروں طرف کے ۲۰ گاؤں میں تبلیغ کی گئی اور ۱۷۳ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا

اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ بھرت پور

کوٹیلہ (اڑیسہ)

مرکزی ہدایات کے ماتحت ہم لوگوں نے تاریخ مقررہ پر وفد کی صورت میں اور انفرادی طور سے بھی تبلیغی دورہ کر کے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ الحمد للہ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

خاکسار رنجش خان سیکرٹری تبلیغ
جماعت احمدیہ کوٹیلہ

مرکزی دینی درسگاہ میں طالب علموں کی ضرورت

"صاحب استطاعت احباب اس کے لئے مالی امداد فرمائیں"

جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی ضرورت کو پورا کرنیکے لئے مرکز سلسلہ میں "مدرسہ احمدیہ" کے نام سے دینی درسگاہ جاری ہے کم و بیش نصف صدی سے اس درسگاہ کے فارغ التحصیل علماء نے قابل ذکر دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اندرون ملک میں مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے اور اس نیک کام کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر سال اس مدرسہ میں طلباء معقول تعداد میں داخل ہوں جو چند سال مرکز میں قیام کر کے دینی علوم سے واقفیت حاصل کریں اور پھر ملک کے اکناف میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیں۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بہت قلیل ہے اور اسبات کی اشد ضرورت ہے کہ احباب جماعت ایسے ہوشیار اور صحت مند مڈل پاس طلباء کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں بھجوائیں جو دین کیلئے دینی خدمات وقف کرنے کیلئے تیار ہوں۔ موجودہ وقت میں سوائے دو تین طلباء کے باقی سب طلباء صدر انجمن احمدیہ کے وظیفہ پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ امر واضح ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اپنے بجٹ کے لحاظ سے بہت محدود تعداد میں ہی وظیفہ دے سکتی ہے۔

پس جملہ امراء و صدر صاحبان و دیگر عہدہ داران جماعت سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر و تعارف میں ایسے ہونہار طلباء اور ان کے والدین یا سرپرستوں کو اس امر کی مؤثر تحریک کریں کہ وہ اپنے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنیکے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ نیز ذی ثروت احباب کو ایسے بچوں کیلئے جنکے سرپرست انکا خرچ نہ برداشت کر سکتے ہوں مالی معاونت دینے کیلئے بھی تحریک کریں تاکہ قابل امداد ہونہار طلباء مرکز میں تعلیم کی خاطر آنے کے لئے تیار ہوں۔ انہیں مالی امداد دی جا سکے۔ ایسے مخلص دوست اپنے ذمہ ایک مقررہ رقم اپنی خوشی سے واجب کر لیں اور مجھے اپنے نیک ارادہ سے اطلاع دیں تاکہ نئے پروگرام میں ان کی موعودہ رقوم کو ملحوظ رکھا جا سکے۔

جو جماعتیں اپنی تعداد کے لحاظ سے بڑی ہیں انہیں کم از کم ایک طالبعلم اور دوسری جماعتیں باہمی تعاون سے تین تین چار چار مل کر ایک طالب علم مرکز میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ اور انکے جملہ اخراجات اپنے مقامی فنڈ سے ادا کریں۔

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال ماہ اپریل میں شروع ہوتا ہے اور آجکل ایک طالبعلم کا ماہوار خرچ مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔

جہاں جہاں ہمارے مبلغین ہیں ان سے تاکیداً گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اس نہایت اہم تحریک کو جماعت کے احباب کے سامنے مؤثر رنگ میں بار بار پیش کریں تاکہ اگلے تعلیمی سال میں کم از کم ایک درجن طلباء اس تحریک کے نتیجہ میں تعلیم کے حصول کیلئے مرکز میں پہنچ جائیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
ایڈیشنل ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

چونسٹھ افراد کا قبول اسلام۔ دو صوبوں کا تبلیغی دورہ۔ آرچ بشپ کو دعوت مباحثہ
اسلام کے متعلق عیسائیوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ کارگذاری از مئی تا جولائی ۱۹۶۱ء

ازمکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج ٹانگانیکا مشن

دو صوبوں کا تبلیغی دورہ

مرکز سلسلہ میں نوماہ کی رخصت گذار کر ۷ رمئی نیروبی پہنچ گیا۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب مشرقی افریقہ کی زیر ہدایت صوبہ رفٹ ویلی (RIFT VALLEY) اور صوبہ نیانزا (NYANZA) کا دورہ کیا جو ماہ مئی کے آخر تک جاری رہا۔ نکورہ اور ایلڈوریٹ میں قیام کرکے ایک ہزار سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔ سواحیلی کتب فروخت کیں۔ بازار اور مارکیٹ میں افریقنوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ نکورہ شہر میں ریلوے کے ایک عیسائی کلرک نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ انہوں نے چھ اور عیسائی احباب کو بھی بلایا ہوا تھا دو گھنٹے تک وہاں اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے بڑی دلچسپی سے میری باتوں کو سنا۔ اور اسلامی تعلیم اور پیشگوئیوں کے متعلق سوالات کرتے اور محظوظ ہوتے رہے انہوں نے اگلے دن بھی ملاقات کی خواہش کی اور اب ان کے چھ اور احباب بھی گفتگو میں شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس دن بھی تفصیل کے ساتھ ان کو اسلام کی تبلیغ کی گئی۔

شہر اور مارکیٹ میں چند مقامات پر ملکی باشندوں کو تبلیغ کی اور لٹریچر فروخت اور تقسیم کیا۔ مسلمان بھائیوں کو جنہیں عیسائیت کی تعلیم سے زیادہ واقفیت نہیں ہماری موجودگی میں عیسائیوں میں تبلیغ سے بہت خوشی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے عیسائی دوستوں کو تحریک کرتے ہیں کہ جو کچھ اسلام کے بارہ میں وہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اب دریافت کریں۔ کیونکہ اسلام کا مبلغ موجود ہے۔

ایلڈوریٹ میں بھی تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے مواقع میسر آئے۔ پانچ اسماعیلی فرقہ کے مسلمانوں نے ہماری جماعت کے انگریزی (پندرہ روزہ) اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کی خریداری قبول کی۔ احمدی دوستوں کو چندوں کی ادائیگی اور درویش فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ سارا سفر جو قریباً سات سو میل کا تھا۔ بس اور موٹر میں طے کیا۔ اور جہاں بھی بس مسافروں کو اتارنے یا لینے کے لئے کھڑی ہوتی اشتہارات تقسیم کئے جاتے اور مناسب رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی سو میل کے علاقہ میں ایک بار پھر ہمارا لٹریچر تقسیم ہوا۔

کسومو میں احمدیہ مسجد میں عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔ ایشین احباب کو نفس کی اصلاح بچوں کی تربیت اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے اقتباسات پیش کئے اسی روز شام کے وقت مکرم حافظ سلیمان صاحب شاہد مبلغ سلسلہ مقیم کسومو نے چار معزز افریقنوں کو کھانے پر بلایا ہوا تھا۔ ان میں سے تین اصحاب تشریف لائے۔ ان سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ ایک ان میں سے میرے پہلے سے واقف اور جماعت کے بڑے ہمدرد اور مداح تھے اور اب افریقن ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین ہیں۔ ان سے بڑی دوستانہ گفتگو ہوئی۔ انہوں نے بھی محبت اور یگانگت کا اظہار کیا۔ دوسرے صاحب جو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہیں بعد میں بھی ملنے کے لئے آتے رہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ جناب قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی نے ان صاحبان کو سلسلہ کی کتب سے متعارف کرایا تھا۔

عید کے اگلے دن جمعہ تھا اور اسکی اور یسنگ کا انتظام مکرم حافظ صاحب موصوف نے شہر سے ۲۶ میل دور افریقن علاقہ میں گیا ہوا تھا۔ قریب قریب کے احمدی احباب کو اطلاع مل گئی تھی۔ جب ہم پہنچے تو ڈیڑھ سو کے قریب عورتیں بچے اور مرد نماز کی انتظار میں تھے۔ خاکسار نے سواحیلی زبان میں خطبہ دیا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ساتھ خدائی برکات کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند اور بروز کامل حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ذریعہ ان کے ظہور اور تکمیل کو بیان کیا۔ خطبہ سننے کے لئے کچھ عیسائی دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد تین نوجوانوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد ہم نے اور بعض ایشین احمدی نوجوانوں نے جو شہر سے ہمارے ساتھ آئے تھے۔ افریقن دوستوں کی دعوت میں حصہ لیا اور افریقن طرز کے کھانے سے لطف اندوز ہوئے۔ خاکسار سات سال کے بعد اس علاقہ کے بھائیوں اور بہنوں سے ملا تھا۔ اس لئے یہ مختصر سا قیام عجیب روحانی کیفیت کا حامل تھا بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد احسانات کو دیکھ کر دل سے آپ کے لئے درود نکلتا تھا۔ جن کی بے مثال تعلیم اور نادر عملی نمونے نے کالے اور گورے رنگوں کو اخوت و محبت کے نہ ٹوٹنے والے رشتہ میں منسلک کر دیا ہے۔ پھر آپ کی آل مطہرہ کے لئے بھی بے اختیار دعائیں نکلتی تھیں۔ جنہوں نے اس زمانہ میں اسلام کی مصفّیٰ تعلیم کو پیش کرکے اور آپ کے ماننے والوں کے اندر بے پناہ روحانی قوت پیدا کرکے انہیں ساری اقوام کے لئے داعی اور تبلیغ دین کے سرشار مبلغ بنا دیا ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ و آلِ محمدٍ۔

دورہ ختم کرکے جب ۲۹ رمئی کو نیروبی واپس پہنچا تو معلوم ہوا کہ مشرقی افریقہ کے تینوں علاقوں کو الگ الگ امراء کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ اور خاکسار کو علاقہ ٹانگانیکا کا انچارج مبلغ مقرر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہوا یکم جون کو براستہ ممباسہ دارالسلام کے لئے روانہ ہوا۔ اور بفضلہ تعالیٰ ۶ رجون کو یہاں پہنچ گیا۔ کچھ دوستوں سے پہلے سے تعارف تھا۔ باقی احباب نے بھی نہایت محبت و خلوص کا اظہار کیا۔ تاہم کینیا کے احباب اکثر یاد آتے ہیں جن میں خاکسار نے کم و بیش تیرہ سال کا عرصہ گذارا ہے۔ نیروبی سے روانگی کے وقت جناب رئیس التبلیغ صاحب اور نیروبی جماعت کے بہت سے احباب الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے اسی طرح ممباسہ سے روانگی کے وقت

بھی مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما اور مکرم محمد اشرف صاحب بٹ بندرگاہ تک چھوڑنے آئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مشرقی افریقہ کے آرچ بشپ کو دعوت مباحثہ

یہاں آئے ہوئے دو ہی ہفتے ہوئے تھے کہ یہاں کے ایک سواحیلی روزنامہ MWAFRIKA میں ینگلیکن چرچ کے آرچ بشپ مسٹر ایل۔ جے۔ بیچر کا ایک بیان شائع ہوا جس میں انہوں نے اسلام پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسلام اور کمیونزم تہذیب کے راستہ میں دو بڑی روکیں ہیں۔ جب ان کا یہ بیان خاکسار کی نظر سے گزرا تو اسی وقت ٹیلیفون پر میں نے اس اخبار کے رپورٹر کو دارالتبلیغ میں بلایا اور اسے اپنا بیان اشاعت کے لئے لکھوایا اور تاکید کی کہ کل ہی اسے اخبار کے پہلے صفحہ پر نمایاں طور پر شائع کیا جائے میں نے رپورٹر سے یہ بھی دریافت کیا کہ اس بیان کی جو سخت دلآزار ہے شائع کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ اس سے چند ماہ قبل جب ریورنڈ بیچر ولایت گئے ہوئے تھے تو وہاں کے اخبارات میں ان کا بیان شائع ہوا تھا۔ جس میں ان کی طرف یہ الفاظ منسوب کئے گئے تھے کہ اسلام عیسائیت کے لئے خطرہ ہے۔ اب جبکہ دورہ کرتے ہوئے دار السلام پہنچے تو میں نے ان کے اس بیان کے بارہ میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلا بیان غلطی سے ان کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔ انہوں نے صرف اس قدر کہا تھا کہ کمیونزم کی طرح اسلام بھی تہذیب کے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے راستہ میں روک ہے۔"

اگلے دن یعنی ۲۰ رجون کو اس اخبار نے پہلے صفحہ پر خاکسار کا بیان شائع کیا "آرچ بشپ کے بیان کی تردید" کے دو کالمی عنوان کے نیچے خاکسار کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم مشن نے آرچ بشپ کے بیان کی "پرزور" تردید کی ہے اور ان کو دعوت دی ہے کہ وہ اسلام اور عیسائیت کے مسائل کو ایک پبلک جلسہ میں زیر بحث لائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ ان دونوں مذاہب میں سے کونسا بہتر ہے۔" آرچ بشپ کو ہرگز مناسب نہیں تھا کہ وہ ایسے بیانات شائع کریں جن سے بین المذاہب تفرقہ پیدا ہو اور اختلافات بڑھیں کیونکہ اس وقت ہمارے ملک کو اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔" اور یہ بھی لکھا کہ اسلامی تہذیب عیسائی تہذیب سے بدرجہا بہتر ہے۔

ایشین اور افریقن مسلمانوں نے خاکسار کے اس بیان پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ پادری صاحب کی طرف سے آج تک جواب شائع نہیں ہوا۔ فبھت الذی کفر۔ اس چیلنج کا ذکر ہمارے اپنے سواحیلی ماہنامہ میں بھی شائع ہوا۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب نے بھی جماعت کے اخبار ایسٹ افریقن "ٹائمز" کے پہلے صفحہ پر اپنا جوابی بیان شائع کیا اور ریورنڈ بیچر کو مقابلہ کے لئے للکارا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ میں اسلام کے خلاف کوئی بات نہیں

ٹانگانیکا کے علاقہ بکوبہ (BUKOBA) میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو خاصی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ مئی اور جون کے مہینوں میں وہاں اڑتیس افراد جماعت میں داخل ہوئے ان میں سے ایک دوست جو ہمارا سواحیلی ترجمۃ القرآن پڑھ کر احمدی ہوئے ہیں اپنے ۴ر جون کے خط میں لکھتے ہیں۔ ”لوگوں نے جب ترجمۃ القرآن اور شرائط بیعت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے ان میں کوئی بات بھی اسلام کے خلاف نہ پائی۔ ان کو افسوس ہوا کہ اب تک ان کو یہ کہہ کر دھوکا دیا جاتا رہا ہے کہ احمدیت بُری چیز ہے“

یہ دوست حسبِ ضرورت بیعت فارم منگوا کر لوگوں کے گھروں میں جیکر لگاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جلد ہی سینکڑوں افراد کو جماعت میں شمولیت کی توفیق نصیب ہوگی۔ یہ بالکل نئی جماعت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام اور احمدیت کی مضبوطی کا باعث بنائے آمین۔

ایک اور نئی جماعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے ارنگا (IRINGA) کے علاقہ میں بھی جماعت کو نفوذ حاصل ہو رہا ہے۔ یہ لوگ بھی کافی عرصہ سے احمدیت کا لٹریچر پڑھ رہے تھے۔ اس سال ان کو جماعت میں شامل ہونے کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۷ بالغ افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ یہ سب کے سب بڑے مخلص اور پُرجوش احمدی ہیں اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں یہاں اگر مسجد بن جائے۔ سکول جاری ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی مضبوط جماعت بننے کی توقع ہے۔

یہ مشن جسے مالی لحاظ سے بھی علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ مقامی چندوں سے اخراجات کو کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ابتداء میں اگرچہ کچھ مشکل پیدا ہوئی لیکن اب امید ہے کہ ہم آہستہ آہستہ احباب کے تعاون اور قربانیوں سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائیں گے۔ لیکن مساجد اور سکولوں کی تعمیر کے لئے ہمیں بجٹ کے علاوہ روپیہ فراہم کرنا ہوگا۔ ملکی حالات ناساعد ہیں۔ بارشیں وقت پر نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا اظہار نمایاں ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہماری دستگیری فرمائے اور مشکلات کو آسان کر دے۔

جولائی کے مہینہ میں انڈین نیوی کا فلیگ شپ آئی۔ این میسور اور دو چھوٹے جنگی جہاز خیر سگالی کے مشن پر دار السلام پہنچے۔ ان میں ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی ہندوستان کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے افراد تھے۔ ان سے کئی بار ملنے اور گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ حیدرآباد دکن کے دو نوجوان لٹریچر تبلیغ میں آ گئے۔ ان کو انگریزی کتب پیش کی گئیں۔ ایک عیسائی اور دوسرے مسلمان تھے۔ موخر الذکر دوست بعد میں ملتے رہے۔ بندرگاہ پر جا کر اپنے مشن کا اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز بہت سے احباب کو دیا۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ لیا اور خوشی سے پڑھا۔ سکھوں کی تعداد کافی تھی۔ پنجابی زبان کی وجہ سے وہ زیادہ مانوس ہو گئے۔ ان میں سے بہت سے مغربی پنجاب کے مہاجر تھے۔

دار السلام چونکہ بندرگاہ ہے۔ اس لئے احمدی و غیر احمدی احباب وقتاً فوقتاً یہاں سے گذرتے ہوئے ملاقات کے لئے آ جاتے ہیں۔ ایک مالاباری دوست جو ایک جہاز میں نان کمشنڈ افسر ہیں سلسلہ کے اخبارات سے یہ معلوم کر کے دار السلام میں ہماری مسجد ہے تلاش کے لئے نکلے۔ لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ میں بازار گیا ہوا تھا اتفاقاً ان سے سڑک پہ ملاقات ہو گئی۔ میں تو ان کو نہ پہچان سکا۔ مگر انہوں نے مجھے پگڑی شیروانی اور شلوار سے شناخت کیا۔ بعد میں ایک ہوٹل میں ان کو لے گیا اور تبادلۂ احوال ہوتا رہا۔ لباس بھی احمدی مبلغ کی شناخت کا اچھا ذریعہ ہے۔ اگلے دن وہ واپس چلے گئے۔

کیتھولک پادریوں کو خط

۱۷ر سے ۲۶ر جولائی تک دار السلام میں کیتھولک پادریوں کی کانفرنس ہوئی۔ اس میں مشرقی اور وسطی افریقہ سے بشپ صاحبان شامل ہوئے۔ تین چار روز کے بعد ان کے بیانات پریس میں شائع ہوئے کہ وہ تمام مذاہب سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ان مذاہب کے متبعین سے محبت اور عزت کا سلوک کریں گے۔ اور مسلمان طلباء کے لئے اپنے سکولوں میں گنجائش رکھیں گے۔ بلکہ ٹانگانیکا کے جنوبی صوبہ کے ایک بشپ نے کہا کہ انہوں نے ایک علاقہ میں ایسا سکول جاری کیا ہوا ہے۔ جس کے طلبہ کی اکثریت مسلمان ہے اور ان کے لئے انہوں نے خاص نصاب مقرر کیا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت سی سچائیاں ہمارے مذاہب میں مشترک ہیں۔ صرف زاویہ نگاہ کا فرق ہے۔ اس کانفرنس کے صدر ایک افریقن تھے۔ جو اسی مہینہ میں کارڈینل کا عہدہ لے کر واپس آئے تھے۔ براعظم افریقہ میں یہ پہلے کارڈینل ہیں۔

جب ان کے مندرجہ بالا بیانات شائع ہوئے تو ۲۲ر تاریخ کو خاکسار نے ایک خط کارڈینل صاحب مذکور کو لکھا اس میں بشپ صاحبان کے تازہ بیانات اور ان کے نئے رجحانات کی تعریف کی۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ وہ اس محبت و عزت کے جذبہ کو عملی جامہ پہنائیں۔ اس ضمن میں تفصیل کے ساتھ ان کو مندرجہ ذیل پانچ امور کی طرف دعوت دی۔ اوّل توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ میں اشتراک۔ دوسری شراب نوشی کے خلاف باہم مل کر تعاون۔ سوم ملکی حالات و ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی محدود یا مشروط اجازت چہارم مسلم طلبہ کو عیسائی طلبہ کی طرح مراعات دی جائیں۔ ان کے لئے جو خاص نصاب مقرر کیا جائے اس کے نفاذ سے پہلے مسلم شیوخ سے مشورہ کر لیا جائے۔ اور مسلم طلبہ کو حرام اشیاء بورڈنگ سکولوں میں نہ کھلائی جائیں۔ پنجم اسلام کے خلاف جارحانہ اور دلخراش لٹریچر شائع نہ کیا جائے۔ اس خط کی نقول پریس کو بھی بھجوائی گئیں

مسلمانوں نے تو اس خط سے خوش ہونا ہی تھا عیسائیوں نے بھی بہت سی باتوں کو پسند کیا۔ اس خط کے مختلف حصے انگریزی کے نیم سرکاری اخبار ”ٹانگانیکا سٹینڈرڈ“ سواحیلی روزنامہ MIOAFRIKA اور کیتھولک فرقہ کے سواحیلی پندرہ روزہ KIONGOZI میں شائع ہوئے اور ہمارے اپنے ماہنامہ MAPENZI YA MUNGU میں بھی اس خط کا سواحیلی ترجمہ بتمام و کمال چھپا۔

اس خط کو ایک پمفلٹ کی صورت میں دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے تاکہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں کثرت سے تقسیم ہو سکے اس ملک میں عیسائیوں کا یہی پروگرام ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے بچے عیسائی سکولوں میں بھجوانے پر آمادہ کیا جائے جہاں ان کو عیسائی ماحول میں رکھ کر عیسائی بنا لیا جائے بالخصوص کیتھولک فرقہ کے لوگ سخت متعصب واقع ہوئے ہیں وہ مسلم طلبہ کو مردار اور سؤر کا گوشت کھلاتے ہیں۔ شراب پینے کی نصیحت کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ پرائمری سکول میں ہی وہ عیسائی ہو جائیں۔ اگر اپنے مذہب پر پختہ رہیں تو سیکنڈری سکول میں ان کو داخل نہیں کرتے۔ خاکسار نے اپنے خط میں یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ مسلمان طلبہ کو صرف پرائمری تک ہی تعلیم نہ دی جائے۔ بلکہ ثانوی سکولوں میں بھی ان کو داخل کیا جائے اس خط کا کچھ حصہ دار السلام ریڈیو پر بھی نشر ہوا۔

تعلیم و تربیت

احمدی مردوں۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیتا رہا۔ ہفتہ میں دو بار ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تفسیر کبیر کا درس مغرب کی نماز کے بعد دیتا رہا۔ دوسرے ایام میں روزانہ کشتی نوح کا درس ہوتا رہا۔ سواحیلی زبان میں بھی ان مضامین کا ترجمہ کیا جاتا رہا۔ خطبات جمعہ بھی عموماً سواحیلی زبان میں دیئے جاتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ کا اجلاس پندرہ روز کے بعد باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ دوسری جماعتوں کو بھی لکھا گیا کہ وہ خدام۔ انصار۔ اطفال۔ لجنہ اور ناصرات کی مجالس قائم کریں اور جہاں قائم ہیں۔ وہاں کام کی طرف توجہ کی جائے۔

افریقن طلبہ کو روزانہ تعلیم دیتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ شوق سے دینیات پڑھتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو عنقریب تبلیغی میدان میں بھیجا جائے گا۔ سلسلہ کا لٹریچر وہ بازار میں لے جا کر فروخت کرتے ہیں اور زبانی تبلیغ کی بھی مشق کرتے ہیں۔

اردو اور سواحیلی زبان میں ”اخبار احمدیہ“ کی اشاعت ماہوار یہاں سے کی جاتی رہی اور دونوں پرچوں کو مشرقی افریقہ کے باقی علاقوں میں بھی سائیکلو سٹائل کر کے بھجوایا۔ تعلیم و تربیت کے لئے ان پرچوں میں اچھا مواد پیدا ہوتا ہے۔ اور جماعت کی ترقی کی خبریں اور ضروری اعلانات بھی ہوتے ہیں۔

قارئین کرام اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔ خاکسار اور خاکسار کے تمام ایشین اور افریقن سابقین اور تمام احمدی احباب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ ہمیں سستیوں اور کمزوریوں سے بچائے اور ہر قسم کے فتنہ اور شر سے ہم کو محفوظ رکھے۔ ھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

منقولات

اکثریت کا فرض

مہاراشٹر کے گورنر شری پرکاشا نے ناندیڑ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے لیکن افسوس ہے کہ ہم انگریزوں سے اتنی نفرت نہیں کرتے جتنی ہم ایک دوسرے سے کرتے ہیں! یوپی کے وزیر اعظم کہتے ہیں کہ ہندوستان کی تہذیب ایک ہے، گورنر موصوف کہتے ہیں کہ ہندوستان مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے پنڈت نہرو بھی گورنر موصوف کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن کانگرس میں ایسے وزیر موجود ہیں جو نہرو کی بات کو جاہل بتاتے ہیں۔ گورنر موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ اکثریت کو چاہئے کہ وہ عملی طور پر اقلیت کو اطمینان دلائے اکثریت کا زبانی طور پر اطمینان دلانا کافی نہیں ہے مگر مسٹر کرپلانی اپنے ایک مضمون میں الٹی بات کہہ چکے ہیں کہ مسلم اقلیت اکثریت کو اطمینان دلائے اور اپنا وجود ختم کر دے اور اکثریت میں جذب ہو جائے مگر حق بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہرگز کوئی اطمینان دلانے کی ضرورت نہیں۔ اگر مسلمان ایسا اطمینان چاہتے ہیں تو اکثریت سے بھیک مانگتے ہیں۔ خود مسلمانوں کے اندر ایسا جو ہر ہونا چاہئے جو ان کے تحفظ کی ضمانت بن سکے البتہ قوم اور وطن کی خاطر کوئی اپنا رویہ درست رکھنا چاہتا ہے تو وہ اپنی مرضی کا مختار ہے مسلمانوں کی اصل بیماری یہ ہے کہ وہ دوسروں کی یقین دہانی پر جیتا ہے اور دوسروں سے اپنے تحفظ کی ضمانت چاہتا ہے۔ اور جب تک وہ اپنی پوزیشن کو

حدیث افتراقِ امت کی واقعاتی توضیح

اور

جماعت اسلامی رانچی کے علماء سے دلچسپ تبادلۂ خیالات

—:(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی):—

کچھ دن ہوئے خاکسار "جماعت اسلامی" رانچی کے دفتر میں پہونچ گیا۔ حسن اتفاق سے اس روز جماعت کے اراکین متازین اور رہبر رو حضرات کا کوئی خاص پروگرام تھا۔ اور حاضری تسلی بخش تھی۔ ایک احمدی مبلغ کے دفعتاً وارد ہونے پر مجلس کی فضاء اضطراب اور گھبراہٹ کا منظر پیش کرنے لگی۔ جو حاضرین مجلس کی طرف سے چند غیر مربوط اعتراضات پر منتج ہوئی۔ حسب موقعہ واستعداد مختصر جوابات دیئے گئے اور یہ سب کچھ چند منٹ ہی میں منصہ شہود پر آگیا۔

اب مجلس پر قدرے سنجیدگی طاری تھی اور ایک دوست ذرا سنبھل کر بطور نمائندہ معین رنگ میں تبادلۂ خیالات پر اُتر آئے تھے۔ یہ تبادلۂ خیالات ناظرین کی ضیافتِ طبع کے لئے بصورت قال و اقول درج ذیل ہے۔

قال۔ آپ "جماعت اسلامی" کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں۔

اقول۔ میرے نزدیک "جماعتِ اسلامی" بھی علماء زمانہ کی قائم کردہ ایک ایسی ہی جماعت ہے جیسی کہ دورِ حاضرہ کے بعض دوسرے علماء نے جماعتیں قائم کر رکھی ہیں۔

قال۔ آپ اس جماعت کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ جماعت فاسق ہے۔ فاجر ہے۔ کافر ہے یا مسلمان۔

اقول۔ میں اس فرقہ کے لوگوں کو مسلمان اور اُمتِ محمدیہ کے افراد تسلیم کرتا ہوں۔

قال۔ اگر آپ کے نزدیک "جماعت اسلامی" کے افراد مسلمان اور اُمتِ محمدیہ میں داخل ہیں تو جماعت احمدیہ بھی مسلمان اور اُمتِ محمدیہ میں داخل ہے یا نہیں؟

اقول۔ یہ دونوں جماعتیں مسلمان بھی ہیں۔ اور اُمتِ محمدیہ میں داخل بھی۔ میرا ایمان والیقان یہی ہے۔

قال۔ یہ عجیب گورکھ دھندا ہے کہ آپ بھی مسلمان اور ہم بھی مسلمان۔ آپ بھی اُمتِ محمدیہ میں داخل اور ہم بھی اُمتِ محمدیہ کے افراد۔ حالانکہ راہِ صداقت وہدایت تو ایک ہی ہونا چاہیئے۔

اقول۔ اس امر کا فیصلہ آج سے چودہ سو سال قبل رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ میری مراد اس حدیث سے ہے جس میں حضور نے فرمایا کہ میری اُمت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعت۔ یعنی سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے جو جنتی اور ناجی ہوگا۔ اور وہ ما انا علیہ واصحابی کا مصداق۔ لہذا ہم کسی بھی کلمہ گو کو اُمتِ محمدیہ سے خارج کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ البتہ ہر مسلمان پر ناجی فرقہ کی تلاش وتحقیق اور پیروی فرض ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نارِ جہنم سے بچانے کا حکم بصیغہ امر موجود ہے۔ (قوا انفسکم واھلیکم نارا)

قال۔ آپ "جماعت اسلامی" کو ناجی فرقہ تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟

اقول۔ میں جماعت احمدیہ کو ناجی یقین کرتا ہوں اس لئے میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوں اور آپ "جماعت اسلامی" کو ناجی فرقہ یقین کرتے ہیں اس لئے آپ اس کے پیرو ہیں۔

قال۔ لیجئے میں "جماعت اسلامی" کو پیش کرتا ہوں۔ اس وقت دنیا میں یہی ایک جماعت ہے جو ناجی جماعت ہے۔ آپ اس کے عملی کردار کو تعلیم اسلامی سے "ناپ" لیں۔

اقول۔ بہت بہتر میں ابھی آپ کو "ناپ" کر دکھا دیتا ہوں۔ آپ اپنی بات پر قائم رہنے کی کوشش فرمایئے۔ ناجی فرقہ کو ناپنے کا پیمانہ تو بحمد اللہ حدیث میں موجود ہے۔ اس لئے میں اسی پیمانہ سے جماعتِ اسلامی کو حسب الطلب ناپ کر دکھاتا ہوں ——— اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جماعتِ اسلامی ناجی اور جنتی ہے تو باقی تمام فرقوں کو جہنمی قرار دینا پڑے گا۔ اور اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جماعت اسلامی کے پیرو ان فرقوں کے علماء کی اقتداء میں دن رات نمازیں ادا کر رہے ہیں جن کے متعلق حدیث کی رو سے وہ خود جہنمی ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ (کیا میں درست عرض کر رہا ہوں؟ لہ یاد رہے کہ اس علاقہ میں دوسرے غیر احمدی مسلمان جماعت اسلامی کے علماء کی اقتداء میں نماز ادا کرنے میں انقباض محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جماعت اسلامی کے علماء بخوشی دوسرے فرقوں کے علماء کی اقتداء کرتے ہوئے نظر آتے ہیں)

قال۔ میرا مقصد یہ تھا کہ "جماعت اسلامی" بھی جنتی اور ناجی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔

اقول۔ حدیث شریف میں جنتی فرقہ صرف ایک ہی بتایا گیا ہے اور جہنمی متعدد۔ لہذا آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت اسلامی بھی جہنمی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے لیکن اسے جنتی اور ناجی فرقوں میں سے ایک فرقہ قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ جنتی اور ناجی فرقہ صرف ایک ہی بتایا گیا ہے۔ کلھا فی النار الا واحدۃ اس پر شاہد ناطق ہے۔

قال۔ جماعت اسلامی کو "چھوڑیئے" میں اپنی ذات کو پیش کرتا ہوں۔ آپ ارکانِ اسلام کے مطابق مجھے "ناپ" لیں۔

اقول۔ ابھی ابھی آپ نے بڑے طمطراق سے "جماعت اسلامی" کو ناپنے کے لئے پیش فرمایا تھا۔ لیکن اب آپ اس جماعت کے متعلق "چھوڑیئے" کا لفظ استعمال فرما رہے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بھی "جماعت اسلامی" کے ناجی اور جنتی ہونے کی حقیقت سمجھ گئے ہیں۔ اب آپ نے اپنی ذات کو ناپنے کے لئے پیش فرمایا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث شریف میں "ھی الجماعت" کی قید موجود ہے۔ اس لئے آپ کا یہ دعوی منطوق حدیث کے صریح خلاف ہے آپ کسی فرقہ یا جماعت کا نام پیش کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کسی فرقہ یا جماعت کو ناپنے کا پیمانہ حدیث شریف میں موجود ہے البتہ فرداً فرداً ناپنے کی نوبت نہ آ وہ باہر ہے۔ اس کے لئے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہتر نکات ہیں جو خیر الکلام ما قل ودل کا مصداق اولی وارفع ہے "افراد" کو ناپنے کا ذکر موجود نہیں ہے۔ بلکہ ھی الجماعت فرما کر اس باب کو کلی طور پر مسدود فرما دیا ہے۔ آپ کو اختیار ہے۔ جماعتِ اسلامی کے علاوہ کسی دوسرے فرقہ کا نام لیں ہم انشاء اللہ اسی حدیث سے اسے بھی "ناپ" کر آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔ اس کے بعد وہ دوست خاموش ہو گئے۔ حالانکہ ان کے متعلق سنا گیا تھا کہ علمی اور مذہبی مباحثات میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔

یہ نظارہ دیکھ کر میری روح آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز تھی کہ چودہ سو سال کے گذر جانے کے باوجود ان چند الفاظ میں کس طرح دورِ حاضر کے اسلامی فرقوں کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے۔ اور حدیث کا ہر لفظ وجملہ اور اس کی ترتیب کس قدر واقعاتی حقائق اور رشد وہدایت کے دقائق کی حامل ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

———

یہ دوست تو خاموش ہو ہی گئے مگر جماعت کے صدر محترم نے اس خفت کو دور کرنے کے لئے فرمایا کہ کہنے کا یہ مقصد ہے کہ آجکل دوسرے مسلمانوں میں جس طرح افراتفری ابتری اور پراگندگی ہے۔ جماعت اسلامی اس سے محفوظ ہے۔ کیونکہ جماعت اسلامی ایک تنظیم کے ماتحت رہتی ہے۔ اس کا ایک امیر ہے۔ عہدیدار اور دوسرے عہدے داران ہوتے ہیں۔ اور یہ عین منشاء کلام کے مطابق ہے۔

احقر نے عرض کیا کہ اس امر میں جماعت احمدیہ اور جماعتِ اسلامی کس وجہ دونوں برابر ہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ بدرجۂ اولیٰ تنظیمی استحکام رکھتی ہے۔ آپ کوئی ایسا حکم اسلامی اور اسوۂ نبوی پیش کیجئے جس پر جماعت احمدیہ کے علی الرغم جماعتِ اسلامی کاربستہ ہو۔ صدر محترم بہت کچھ غور وخوض کے بعد کوئی ایک مثال بھی پیش نہ کر سکے۔ تب خاکسار نے عرض کیا کہ اب میں اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس کی برکات سے جماعتِ اسلامی محروم اور جماعت احمدیہ اس وعدہ اور اس کی برکات کی مصداق ہے۔ میری مراد "خلافت" سے ہے جس کا وعدہ سورہ نور میں موجود ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا

الصالحات لیستخلفنھم فی الارض اس آیت کریمہ میں مومنین اور صالحین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قیام خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ بلاشبہ جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی صاحب نے نئے سرے سے کلمہ شریف پڑھ کر اقرار ایمان فرمایا تھا۔ اور جماعت اسلامی کے لٹریچر میں "صالحیت" "صالح معاشرہ" "صالح جماعت" وغیرہ کے الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جماعت اسلامی کے بعض اکابر لفظ "اصلاحی" اپنے نام کے ساتھ استعمال فرماتے۔ لیکن آیۂ استخلاف کے وہ اب تک مصداق نہیں بن سکے۔ کیونکہ اس جماعت میں کوئی واجب الاطاعت خلیفہ یا امام موجود نہیں ہے۔ حالانکہ آیت استخلاف میں لام تو کید اور نونِ ثقیلہ سے "خلافت" کو اللہ تعالیٰ نے موکد فرمایا ہے۔ لہٰذا "جماعت اسلامی" انما نحن مصلحون کی مصداق بن سکتی ہے۔ لیکن آیت استخلاف میں مذکورہ "صالحیت" کی مصداق نہیں بن سکتی۔ اور اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کا نظام آیت استخلاف کا مصداق ہے۔ کیونکہ اس میں ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ موجود ہے۔ اور حدیث زیر بحث میں ما انا علیہ واصحابی کے الفاظ بھی اس مسئلہ پر کامل روشنی ڈالتے ہیں۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ پہلے سراج نبوت سے مستفیض ہوئے۔ بعدہٗ شمع خلافت سے وابستہ رہے۔ پس از روئے حدیث و آیت استخلاف "خلافت" سے وابستہ ہونا ناجی جماعت کی زبردست دلیل و علامت ہے۔ جس کی طرف ما انا علیہ واصحابی کے الفاظ لطیف اشارہ کر رہے ہیں فتدبر۔ یہ بھی یاد رہے کہ انہی الفاظ حدیث سے اشارۃ النص کے طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس حدیث کا تعلق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ ہے۔ فتفکّر ۔۔۔۔ نیز محققین اسلام نے اس حدیث کو دور بختی سے وابستہ قرار دیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ دورِ رفتنی میں ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز مقدر تھا۔ لہٰذا دورِ حاضر کے فرقہ ہائے اسلام کو "ناپنے" کا پیمانہ اس حدیث میں موجود ہے۔

مکالمہ تو اختتام پذیر ہو گیا لیکن اس حدیث کی بعض دوسری جزئیات زیر بحث نہ آ سکیں۔ اگر ہم اس حدیث کی تمام جزئیات پر نگاہ ڈالیں اور دوسری طرف دورِ حاضر کے فرقہ ہائے اسلام کے عقائد و اعمال اور رجحانات و حالات پر نظر تامل کریں۔ تو حدیث کے ہر لفظ و جملہ میں ایک زبردست اعجازی نشان محسوس کر سکتے ہیں۔ جس سے صداقتِ احمدیت نہایت صفائی کے ساتھ نکھر کر اور اظہر من الشمس بن کر سامنے آ جاتی ہے۔

پس کون ہے جو اس صداقت کو جھٹلا سکے! کوئی نہیں!! ایک بھی نہیں!!!

عبد الحق فضل مبلغ انچارج
صوبہ بہار مقیم رانچی

قابل تقلید مثال

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ "جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدہ جات مبلغ -/۱۲۰۲ روپیہ کی ادائیگی ہو گئی ہے" جماعت احمدیہ یادگیر کے وعدہ جات سال ۲۸-۱۹۲۸ کی سو فی صدی ادائیگی ہو چکی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور یہ قابل تقلید مثال دیگر جماعتوں اور احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے شائع کی جاتی ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

خاکسار کے ماموں مکرم مولوی عبد الحمید خان صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے تین لڑکے عبد الرشید، عبد اللطیف اور عبد الباسط علی الترتیب ڈاکٹری، بی۔اے اور انجینئرنگ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں انکی اعلیٰ کامیابی کے لئے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار ڈاکٹر نواب علی خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

امسال ہمارا جلسہ سالانہ ۱۶ر ۱۷ر ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن تاحال چندہ جلسہ سالانہ بجٹ کا نصف وصول ہوا ہے۔ باوجودیکہ احباب جماعت و عہدیداران کی خدمت میں بذریعہ اعلان اخبار ہذا و تحریکات برابر یاددہانی کرائی جاتی رہی ہے۔ کہ یہ چندہ لازمی چندہ جات جیسا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ یا سال کی آمد کا ۱/۱۲۰ ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی چاہیئے۔ تاکہ جلسہ سے قبل انتظامات کے لئے رقم کام آ سکے

جن جماعتوں نے تاحال اس بارے میں اپنا فرض ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کیا ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد یہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ ہو وہ جلد مرکز میں ارسال فرما دیں

ناظر بیت المال قادیان۔

درویش فنڈ

قادیان کو آباد رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں مکین ہو۔ مگر ہندوستانی احمدیوں کی ذمہ واریاں اس جہت سے کہ یہ مقدس مقام ان کے اپنے ملک میں واقع ہے۔ اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے ہندوستانی احمدیوں کا فرض ہے کہ قادیان کو آباد رکھنے والے "درویشان" کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اور ان کے گزارہ کے لئے اخراجات کا بندوبست کریں۔ تاکہ مالی تنگی اور ذہنی کوفت سے وہ دوچار نہ ہوں۔ آبادی قادیان کے لئے جن اخراجات کو کرنا ناگزیر ہے۔ اور جن کی گنجائش تمام بجٹ سے نہیں نکل سکتی۔ وہ "درویش فنڈ" کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مد درویش فنڈ کا بجٹ آمد مبلغ سولہ ہزار رکھا گیا۔ اور توقع کی گئی کہ احباب جماعت مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے مرکز کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اور لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کے علاوہ درویش فنڈ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر متوقع اضافہ آمد کی رقم کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور اپنے پیارے امام کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں گے۔ لیکن تاحال اس مد کے وعدے اور آمد توقع سے بہت کم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مخلصین اس اہم تحریک کی طرف فوری توجہ کریں تاکہ دوسری ششماہی میں بجٹ کے مطابق پوری آمد ہو سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تفسیر کبیر سورہ بقرہ ۸ رکوع -/13۔ سورہ یونس تا کہف -/50۔ مریم طٰہٰ انبیاء -/15۔ نور و حج -/9۔ فرقان و شعراء -/12۔ نمل و عنکبوت -/15۔ سورہ نباء -/15۔ شمس -/15۔ سورہ عادیات -/15۔ سورہ کوثر تا والناس -/5۔ کل دس جلدوں کی رعایتی قیمت -/140۔ یہ الگ الگ بھی مذکورہ قیمت پر مل سکتا ہے۔ اخبار الفضل 1913 سے 1960 تک ۴۸ سال کا -/1200 یہ الگ الگ متفرق پورا فائل چھ چھ اور ایک مہینہ تک مذکورہ -/25 فائل کے حساب سے مطابق مل سکتا ہے۔ 1947-48 میں گردش کے زمانہ کے الفضل پورا سال شائع نہیں ہوا جو کچھ مہیا ہو سکا حاصل کر لیا ہے باقی جلدوں میں ایک آدھ پرچے ضرور کم ہونگے۔ اور متفرق ریویو آف ریلیجنز اردو قریباً 4 فائلیں -/5۔ اور انگریزی ریویو متفرق -/5 دونوں کے متفرق پرچے۔ تشحیذ الاذہان متفرق فائل -/3۔ مصباح متفرق فائل -/3 قادیان کا چھپا فرقان -/3۔ اسلام کی پہلی سے پانچویں تک مصنفہ چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ غیر ممالک۔ قرآن مجید معرّا و مترجم۔ تذکرہ اضافہ کے ساتھ نیا ایڈیشن -/15 کتب حضرت مسیح موعود و خلیفۃ المسیح الثانی متفرق تیار ہیں۔ نصف قیمت پیشگی آلا ضرور ہے ریل کے ذریعہ منگوانے والوں کو بشرطِ زیادہ کتب فائدہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا سیٹ بنام روحانی خزائن شائع شدہ ربوہ تا جلد تک تیار ہیں۔ فی جلد -/15۔ **خاکسار فخر الدین مالاباری قادیان**

"مباحثہ مصر" کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا ارشاد

"مولوی ابوالعطاء صاحب نے مجھے اپنے ایک دیرینہ "مباحثہ مصر" کا نسخہ دیا ہے۔ یہ اُس مناظرے کی روئیداد ہے جو بعض نامور عیسائی پادریوں کے ساتھ مسیحیت کے بعض بنیادی عقائد کے متعلق مولوی صاحب نے مصر میں کیا تھا۔ مناظرہ تو خیر کاسر صلیب کے شاگرد ہونے کی وجہ سے کامیاب ہونا ہی تھا۔ مگر مجھے اس مناظرہ کی روئیداد پڑھنے سے حیرت ہوئی کہ مولوی صاحب نے اس مختصر سے مناظرہ میں کتنا مواد بھر دیا ہے۔ یہ مناظرہ یقیناً ان احمدی مبلغوں کے بہت کام آسکتا ہے جن کو مسیحی مشنریوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہو۔

(مرزا بشیر احمد)

ربوہ ۴ ۹/۶۱"

نوٹ:۔ یہ مباحثہ مکتبہ الفرقان ربوہ سے دس آنہ قیمت پر ملتا ہے۔

الفرقان کے حضرت میر محمد اسحٰق نمبر پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا تبصرہ

"رسالہ "الفرقان" کا ایک خاص نمبر نکلا ہے جس میں ہمارے چھوٹے ماموں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے حالات درج ہیں اور مختلف اصحاب نے ان کے ذکر خیر کے رنگ میں ان کے بعض دلکش اوصاف اور حالات تحریر کئے ہیں۔ الفرقان کا یہ نمبر خدا کے فضل سے بہت ہی مبارک ہے۔ جس سے نہ صرف حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کی یاد تازہ ہوتی ہے بلکہ ان کی بے شمار نیکیوں اور خوبیوں کی وجہ سے نیکی کی بھی غیر معمولی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ حقیقتاً "الفرقان" کا یہ خاص نمبر بہت ہی قابل قدر ہے اور جماعت میں اس کی جتنی بھی اشاعت ہو کم ہے۔ میں اس قابلِ قدر خدمت پر محترم مولوی ابوالعطاء صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد ربوہ ۴ ۱۱/۶۱"

نوٹ:۔ اس نمبر کی کچھ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ ایک سو بتیس ۱۳۲ صفحات ہیں ڈیڑھ روپیہ قیمت ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

زکوٰۃ

اگر آپ اپنے مال میں اضافہ اور برکت چاہتے ہیں تو زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ ایسا تیر بہدف نسخہ ہے جو چودہ سو سال سے کبھی خطا نہیں ہوا اور اس کا ضامن خدا تعالیٰ ہے کہ جس نے آپ کو مال دیا اور مزید دے سکتا ہے اور کے خزانوں میں کبھی کمی نہیں آئی۔

آپ بھی اس آزمودہ نسخہ پر عمل کر کے حسنات دارین کے وارث بنیں

زکوٰۃ کی جملہ رقوم محاسب کا قادیان کے نام ارسال کی جائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

جناب ایس۔پی صاحب گورداسپور کی قادیان میں آمد

قادیان مورخہ ۲۰ر نومبر۔ آج ایک بجے کے قریب جناب سردار گوربھگت سنگھ صاحب ایس۔پی گورداسپور بعض ضروری امور کی نگرانی کے لئے قادیان تشریف لائے آپ نے پہلے تھانہ کا معائنہ کیا اور صدر بٹالہ کے انچارج سردار اجاگر سنگھ اور سردار سرجیت سنگھ ڈی۔ایس۔پی بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر شہر کے بہت سے ساکنین جن میں منڈل کانگرس کے عہدیدار بھی تھے استقبال کے لئے موجود تھے۔

جماعت کی نمائندگی کے لئے جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے ناظر امور عامہ۔ جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔اے ناظر بیت المال اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت موجود تھے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے متعلق اور بعض دیگر امور کے متعلق مختصر طور پر باتیں ہوئیں۔

(نامہ نگار)

ہریجن سیوک کانفرنس

میں

جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر صنعت کی شمولیت

پریتی بھوجن کا انتظام

قادیان مورخہ ۱۲ر نومبر۔ آج ہریجن سیوک کانفرنس کا انعقاد ڈاکٹر رام رکھا صاحب امرتسر کی صدارت میں ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ہوا۔ جس میں علاوہ ہریجنوں کے نمائندوں کے ڈاکٹر رام رکھا صاحب اور سیٹھ سنت رام صاحب نے امرتسر سے آکر شمولیت کی۔ اور تقاریر کیں۔ بٹالہ کے بہت سے معززین بھی شامل ہوئے سیٹھ سنت رام صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کا خاص طور پر اظہار کیا کہ قادیان کی بستی میں مسلمانوں کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ بالخصوص ان کے اکٹھا مل کر کھانا کھانے اور بیٹھنے سے۔ تقسیم ملک سے پہلے ہم مسلمانوں کے ساتھ امرتسر میں اکٹھا کام کرتے تھے۔ اور کثرت سے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے اور اکٹھا مل کر کھانے کے مواقع بہم تھے لیکن اب باہمی محبت کی وہ مجالس سوائے قادیان کے کسی اور جگہ میسر نہیں آسکتیں۔

جناب پنڈت موہن لال صاحب کی تقریر سے پہلے چند نظمیں اور گیت بھی ہوئے جن میں مشہور شاعر کنس راج گوہر کی نظمیں خاص طور پر دلچسپ اور صنعتی اعتبار سے مقبول ہوئیں جناب پنڈت صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ پہلے وقتوں میں جو مظالم اونچی جاتیوں نے کئے ہیں اُن کا ذکر کیا۔ اور کانگرس سرکار نے گاندھی جی کی ہدایات کے ماتحت جو مخصوص اور مذہبی حقوق ان کو تفویض کئے ہیں۔ اور عملی رنگ میں جس طرح ان پسماندگان کو اُٹھانے اور ترقی دینے کے لئے جدوجہد کی جا رہی ہے۔ اس کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ آپ کی تقریر بہت پرجوش اور مفید تھی۔

اس سے پہلے جناب پنڈت صاحب کی آمد پر آپ کا استقبال اہل شہر کی طرف سے کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ، جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے ناظر امور عامہ۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت، جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ افریقہ نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اس موقعہ پر سردار گوردیال سنگھ باجوہ صدر میونسپلٹی سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ سب رجسٹرار بٹالہ سیٹھ بانکے لال صاحب صدر کانگرس کمیٹی قادیان اور دیگر سینکڑوں کی تعداد میں اہالیان شہر نے استقبال میں شمولیت کی۔ استقبال کے بعد پرائمری سکول میں پریتی بھوجن یعنی اکٹھا کھانا کھانے کا پروگرام تھا۔ جس میں شہر کے معززین اور جناب پنڈت موہن لال صاحب مع مہمانان نیز ہریجن برادری کے لوگ شامل ہوئے۔ کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد وزیر صاحب موصوف گیانی لابھ سنگھ فقیر کے مکان پر ایک تقریب میں شامل ہوئے اور پھر واپس بذریعہ کار بٹالہ تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار)

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں ختم ہے (مینیجر)

۱۷۲۲۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب آسنور

۱۲۴۲۔ ،، ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیاں

۱۷۶۱۔ ،، مسٹر عبدالحمید صاحب زیادلی صاحب ماریشس

۱۷۵۵۔ ،، بشیر محمد خان صاحب بمبئی ۱۲

۱۹۰۰۔ مکرمہ مجیدہ خاتون صاحبہ کیرنگ

۱۹۸۳۔ مکرم رحمت اللہ خان صاحب دہلی

۱۲۵۸۔ ،، ایچ فاروق احمد صاحب شاہ آباد

۱۲۱۹۔ ،، محمد خواجہ غوری صاحب یادگیر

۱۶۰۷۔ ،، سیٹھ محمد الیاس صاحب

۱۰۸۰۔ ،، محمد شمس الدین صاحب گنگن

۲۰۵۲۔ ،، ایس۔کے۔ محمد مہدی صاحب محبوب نگر

۲۰۵۴۔ ،، سید مسعود احمد صاحب ساہور

۲۰۵۷۔ ،، اے۔اے بٹ صاحب علیگڑھ

۲۰۵۸۔ ،، محمود غوری صاحب گلبرگہ

۲۰۶۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب بنگلور

۲۰۸۱۔ ،، عبدالحق صاحب چارکوٹ کشمیر

۲۰۵۳۔ ،، سید ظہیر الدین صاحب سونی پور

خاص دعا کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ

کلکتہ اور یادگیر کے بعض مخلص دوست جو سلسلہ کی مالی خدمت میں نمایاں حصہ لیتے ہیں کو اس وقت بعض کاروباری مشکلات کا سامنا ہے جملہ احباب جماعت درخواست ہے کہ وہ ایسے مخلصین کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دے۔ اور ان پر حائل ہر قسم کی مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرما دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاتیک من کل فج عمیق ٭ ویاتون من کل فج عمیق

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا

سترواں سالانہ

جلسہ

بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء - بروز ہفتہ - اتوار - سوموار

تحقیق حق و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین و نادر موقعہ

خود تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں!

پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن واتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر سنیں

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء (دو دوان) خطاب فرمائینگے۔

پہلا دن ۱۶ فتح ۱۳۴۰ ہش - ہفتہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء

پہلا اجلاس

وقت:- ۱۰ بجے سے ۱۲-۳۰ بجے تک

زیر صدارت:- حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت حیدرآباد و سکندرآباد و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان

تلاوت قرآن کریم و نظم

پیغام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کامل انسان اور کامل ترین نبیؐ - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس

دنیا کا آئندہ مذہب؟ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت:- ۲-۳۰ بجے سے ۴-۳۰ بجے تک

زیر صدارت:- محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان

تلاوت قرآن کریم و نظم

موت کے بعد کی زندگی کے متعلق مذاہب عالم کے نظریات - مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

قبولیت دعا کے شیریں پھل - مکرم مولانا ابوالعطاء اللہ دتا صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

دوسرا دن ۱۷ فتح ۱۳۴۰ ہش - اتوار ۱۷ دسمبر ۱۹۶۱ء

پہلا اجلاس

وقت:- ۱۰ بجے سے ۱۲-۳۰ بجے تک

زیر صدارت:- محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تلاوت قرآن کریم و نظم

شاہان اسلام کی رواداریاں - مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی

اسلامی تصوف اور اسکی خصوصیات - مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی

اسلامی تمدن کی خوبیاں - مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت:- ۲-۳۰ بجے سے ۴-۳۰ بجے تک

زیر صدارت:- محترم سید وزارت حسین صاحب سابق پراونشل امیر جماعتہائے بہار و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان

تلاوت قرآن کریم و نظم

خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق کی علامات - مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ - مکرم گیانی عباد اللہ صاحب

تیسرا دن ۱۸ فتح ۱۳۴۰ ہش - سوموار ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

پہلا اجلاس

وقت:- ۱۰ بجے سے ۱۲-۳۰ بجے تک

زیر صدارت:- محترم سیٹھ میاں محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ

تلاوت قرآن کریم و نظم

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

حضرت مسیح ناصریؑ کی ہجرت ہندوستان میں - مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی

حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ کا علم کلام - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت:- ۲-۳۰ بجے سے ۴-۳۰ بجے تک

زیر صدارت:- محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

تلاوت قرآن کریم و نظم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اخلاق فاضلہ - مکرم مولانا ابوالعطاء اللہ دتا صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

پیغامات — اعلانات — دعا۔

نوٹ:- (۱) مردانہ جلسہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا جائے گا

(۲) دوران جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) ناظر دعوت و تبلیغ کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی ہوسکتی ہے

(۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں۔

الداعی

ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان (پنجاب)

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۳ ۱۱ ۶۱ - رجسٹرڈ نمبر ۶۷